اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۹ — مطبوعہ ۱۸ جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

(مطبوعہ ۱۸ جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ)

ایک دیانندی کی غلطی

ایک دیانندی لودیانہ سے ایک اخبار میں شائع کرواتے ہیں کہ ایک لڑکا عیسائی مذہب کو چھوڑ کر ہندو بن گیا اور اسپر یہہ فقرہ لکھتے ہیں کہ "۱۲ جون سنہ رواں کو گنگا میں نہا عیسائی مذہب کی غلاظت اُتار کھنہ میں آپہنچا"۔ واہ جناب دیانندی صاحب آپنے خوب ویدوں سے تعلیم پائی ہے گنگا کا پانی غلاظت کے اُتارنیکا عمدہ وسیلہ ہے ہم آپکو اسکی بابت بہت کچھ سمجھاتے لیکن اسوقت اُس اخبار کے ایڈیٹر صاحب کا نوٹ ہی آپکے سمجھانے کیواسطے کافی جانکر ہم کچھ نہیں لکھتے آپ اسکو بخوبی غور سے پڑھکر سوچو۔ وہ نوٹ یہاں پھر نقل کرتے ہیں تاکہ اوروں کو بھی معلوم ہو۔ "پانی تو صرف جسم کو صاف کرتا ہے۔ من ست سے ہی شُدھ ہوتا ہے"۔ یہہ کلمہ ایڈیٹر صاحب نے نہایت راستی سے لکھا ہے۔ لیکن آپنے بڑی غلطی کھائی پھر ایک اور غلطی بھی ہم بتاتے ہیں جو یہہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "گوردت سنگھ مذکور نہا کر واپس آگیا۔ برادری نے بھی بخوشی خاطر اُسکو شامل کر لیا کسی قسم کی چون وچرا نہیں کی۔ سنگھ سبھا لاہور و دیگر سنگھ بھائیوں کو بھی مبارک ہو کہ اُنکا ایک بچھڑا ہوا بھائی جو ہمیشہ کے لئے اُنکا دشمن ہوتا تھا آخر پھر اُنمیں شامل ہو گیا اور اپنی غلطی سے اقراری ہو گیا"۔ آفرین ہے آپ دیانندیوں کی ہمت اور سمجھ پر آپ صاحبان نے لڑکے مذکور کو بڑے زور کے ساتھ بنایا تو کیا بنایا وہ تو آخر کو سکھ ہی بنا۔ آپکے موافق دیانندی تو نہ بنا۔ اس سچ ہے آپ لوگوں کو تو حسد عیسائیوں ہی سے ہے۔ چاہے وہ سکھ ہی ہو مگر عیسائی نہ رہے۔ یا یہہ سمجھا جاوے کہ سکھ بھی ویدوں کے رو سے دیانندیوں کی کوئی شاخ ہی ہیں کہ جنکی مدد دیانندیوں کو کرنی واجب پڑی۔ اور تعجب کہ رائے بروده صاحب بھی حالانکہ سکھ نہیں لیکن اس لڑکے کے بارے میں صاحب موصوف نے بڑا انٹرسٹ لیا جس سے ہم بخوبی واقف ہیں +

ہمعصر رفیق ہند مطبوعہ ۱۵ جون میں بہ عنوان "نیشنل کانگرس والوں کی چالیں" ایک نوٹ لکھا ہے جس سے کانگرس والوں کی کارروائی کچھ ظاہر ہونے لگی ہے جو یہہ ہے کہ "جس حال میں حامیان نیشنل کانگرس کا ہمیشہ ظاہرا یہہ مقولہ رہتا ہے کہ تمام ہندوستانی ایک قوم ہیں۔ اور سب کی ترقی یکساں خوش ہونا چاہئے۔ تو دوسری طرف اُنکی یہہ کارروائی قابل دید ہے کہ ان دنوں میں جو بجائے مسٹر متر کے آونریبل مولوی سید امیر علی صاحب کے جج ہائی کورٹ مقرر ہونے کی تجویز درپیش تھی تو قریباً تمام کانگرسی اخبارات نے واویلا مچا دیا۔ اور اُدھر اس قسم کی کوششیں کی گئیں کہ مجبوراً مسٹر متر کو واپس اپنے عہدے پر آنا پڑا۔ یہہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ جس ہائی کورٹ میں پہلے چار بنگالی جج ہیں وہاں ایک مسلمان جج نہ ہونے پاوے۔ اب انصاف شرط ہے"۔ جناب ابھی کیا ہے آپ آگے دیکھینگے جبکہ ان صاحبان کو پورا اختیار حاصل ہو جاویگا تو کیا کچھ کارروائیاں عمل میں لاوینگے انصاف کا تو ضرور ستیا ناس ہی ہو جاویگا۔ ہم کو بڑا افسوس

آتا ہے کہ باوجود ایسی کارروائیاں دیکھنے کے پھر بھی بہت مسلمان کانگرس کے معاون بننے کا دم مارتے جاتے ہیں چنانچہ ہم نے خیر اندیش مطبوعہ ۲۲ جون کے صفحہ ۱ کے کالم ۲ میں ایک خبر پڑھی ہے کہ "کانپور میں ۱۷ جون کو ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک بہت بڑا جلسہ ہوا تقریباً ایک ہزار آدمی موجود تھے کانگرس اور پروونشل کانفرنس کی کارروائی سے اتفاق ظاہر کیا گیا۔" ہمکو معلوم نہیں ہوتا کہ کونسی بھلائی اور خیر اندیشی کے سبب سے ایسا اتفاق ظاہر کیا جاتا ہے جبکہ ابھی سے بہت سے بدشگون ظاہر ہو چکے اور ہوتے جاتے ہیں +

نصرت لکھتا ہے کہ "نئی طرز کا ایجاب و قبول سردار چنداسنگھ نابینا پلیڈر کی شادی کے موقعہ پر دولھا سے پوچھا گیا +

سوال تم خدا پر ایمان رکھتے ہو +

جواب ہاں +

س۔ تم نے امرت پالیا +

ج۔ ہاں +

س۔ تم گرو گرنتھ صاحب پر ایمان رکھتے ہو +

ج۔ ہاں +

کہا گیا کچھ گرنتھ صاحب پڑھکر سناؤ +

اسپر کچھ پڑھکر سنایا +

س۔ تم انگریزی، فارسی، گرمکھی شاستری، ریاضی، طبیعات وغیرہ جانتے ہو +

ج۔ ہاں +

جاٹوں میں اب تک ایسی شادی سُننے میں نہیں آئی +

یہہ تو درحقیقت ایک بڑی عجیب قسم کا ایجاب و قبول ہے اگر پلیڈر صاحب ان سوالوں میں سے کسی کا جواب نفی میں دیتے تو شاید شادی رہ کی جاتی؟ معلوم نہیں ہوتا کہ ان تمام باتوں کو شادی سے کیا علاقہ ہے۔ عقد کے وقت تو شوہر اور جورو کے اقرار لئے جانے چاہئیں اور گواہوں کے سامنے رشتے کا اقبال کروانا چاہئے۔ نہ کہ ایمان و لیاقت کا امتحان لینا +

راجپوتانہ گزٹ کے ذریعہ سے ایک سکھ صاحب افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ "راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے کل محکموں اور دفاتر میں اور نیز پولیس میں سکھ قوم کے آدمی بہت ہی کم دکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ اس قوم کے مشہور خیرخواہی کے لحاظ پر غور کرنے کے بعد (اگر ہماری یاد نے غلطی نہ کی ہو تو پچیس برس پہلے اعلی درجہ کے یورپین حکام نے یہہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر ایک سرکاری محکمہ میں کم سے کم پانچ آدمی سکھوں میں سے رکھے جاویں) اس امر کے قرار دینے والے سر رابرٹ **منٹ گمری** سر ڈانلڈ **میکلوڈ** آنریبل سر ایجرٹن **سر جان لیک** اور جناب لارڈ **لارنس** صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند تھے۔ اگر ہمارے قیاس نے غلطی نہ کی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس تجویز کا عملدرآمد پنجاب وغیرہ اضلاع میں ابتک ہوتا ہے مگر افسوس کہ راجپوتانہ مالوہ ریلوے پولیس اور ہمارے ضلع اجمیر کی پولیس اس امر کی بالکل پابند نہیں" ایسی شکایات آجکل کئی ایک ہو رہی ہیں مسلمان کہتے ہیں کہ مسلمان دفاتر وغیرہ میں کم ملازم ہیں چنانچہ کئی ایک اخباروں میں بعض دفاتر کی فہرست میں دکھلایا گیا ہے کہ تمام ہندو ہی بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ اور اب سکھوں کی شکایت ہو رہی ہے کل شائد اسیطرح کوئی اور قوم بھی گورنمنٹ سے دادخواہ ہوگی۔ گورنمنٹ اس میں ایک سخت مشکل میں گرفتار ہوگئی اور شائد ایسے اشتہارات گورنمنٹ کو دینے پڑا کرینگے کہ فلانے دفتر کیواسطے ایک ہندو ایک مسلمان ایک فلانی ذات کا یا ایک فلانی ذات کا شخص درکار ہے +

میونسپل کمیٹی دہلی نے بقول تاج الاخبار اس تجویز کو منظور کیا ہے کہ شہر میں جو دوائی خانے عام طور پر ہیں انکے دوکانداروں یا مالکوں کو لائسنس حاصل کرنے چاہئیں جبکہ درآمد ادویات پر محصول لیا جاتا ہے تو معلوم نہیں کہ یہہ محصول پر محصول کیوں پسند ہوا۔ اس لائسنس کو پرتال ادویات میں تو کوئی مداخلت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ تو بغیر اسکے بھی ہوتی ہے اور ہو سکتی ہے محصول کیا ہے؟ دو دو خوان کٹ ملا کے نخرے ٹھہرے کہ یہہ درود کا اور یہہ ہمارا اور یہہ ہم نے لیا اور یہہ تم نے دیا اور یہہ بھی اور یہہ مسجد کا اور مسجد کے لوٹے کا وغیرہ وغیرہ۔ یہہ لائسنس کی بیخ تو درحقیقت بیچارے دوکانداروں پر ناحق کا ڈنڈ ہے۔ آگے ہی بیچارے دوکاندار روتے پیٹتے رہتے ہیں کہ کچھ آمدنی نہیں ہوتی یہاں اب لائسنس بھی حاصل کرنا پڑا +

آریوں کا سوال مورتی پوجن والوں پر۔ مورتی پوجن والے اپنے وکھیانوں میں اسبات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ عیسی مسیح اور محمد صاحب اور نانک صاحب آخری اوتار ہیں۔ تو ان سب کو چاہئے کہ پہلے اوتاروں کو چھوڑ کر سب سے آخری اوتار کو جسکو وہ تسلیم کرتے ہیں اختیار کریں۔ کیونکہ بموجب شاستر آخری اوتار کا حکم ناطق ہوتا ہے۔ اس سوال کا جواب آریا صاحبان مورتی پوجن والوں سے بذریعہ اخبار مانگتے ہیں +

ہماری دانست میں مورتی پوجن والونکا اس امر کو تسلیم کرنا کہ مسیح، محمد اور نانک صاحب سب آخری اوتار ہیں درست نہیں جبحال میں کہ اُن سب کی تعلیمات ایک دوسرے کے بالکل مختلف ہیں پہلے یہہ بات ثابت کرنی چاہئے کہ اوتار سچا کون ہے۔ اور یہہ بھی جاننا چاہئے کہ اوتار بہت نہیں بلکہ ان سب میں سے صرف ایک ہی ہوگا۔ اور جو اوتار ہوگا وہ سب زمانوں کیواسطے ہوگا۔ ہاں البتہ نبی یا ہادی وغیرہ جنکو سنت بھی کہہ سکتے ہیں فی زمانہ اب بھی بہت ہو سکتے ہیں اور ہو رہے ہیں +

ہمعصر خیرخواہ کشمیر معاصرین کوہ نور اور رفیق ہند کے مضامین معاملات کشمیر اور جموں وغیرہ کی بابت مہاراج کشمیر کی خیرخواہی میں یوں تحریر فرماتا ہے کہ "کیا یہہ ممکن نہیں ہے کہ مہاراجہ صاحب ایسے شرارتیوں پر ایک لائیبل کیس کر دیں اور ان سے ثبوت مانگیں۔ کہ یہہ خطوط ہمارے لکھے ہوئے کسطرح ہو سکتے ہیں" وہ چٹھیاں ہمارے لائق ہمعصر کوہ نور نے بڑے زور و شور سے شائع کیں ہیں جنکی نقل کئی ایک اخبارات نے بھی کی ہے اور مختلف رائیں بھی ظاہر کیں ہیں جبکہ ہمارے ہمعصر نے ایسی کارروائی کی ہے تو ضرور کسی مضبوط بنا پر کی ہے نہ کہ یوں ہی +

مراسلات

کیا ضرور ہی کہ معجزہ بھی الہام یا رسالت کے ساتھ ہو؟

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۸ ۱۸۹۹ء)

بعضے کہتے ہیں کہ تعلیم کی خوبی اور صداقت الہام کی پوری شہادت ہیں میں اس بات کو منظور نہیں کر سکتا میں اقرار کرتا ہوں کہ تعلیم کی خوبی اور صداقت خود اُسکی سچائی پر دلالت کرتی ہو یعنے یہہ ظاہر کرتی ہو کہ وہ تعلیم خدا کی مرضی اور حکم کے مطابق ہو کیونکہ سچائی آپ ہی اپنی گواہی ہو لیکن ہرگز تعلیم کی خوبی اور صداقت تعلیم دینے والے کی رسالت یا الہام پر دلالت نہیں کرتی یعنے وہ ثابت نہیں کر سکتی کہ تعلیم دینے والا خدا کی طرف سے خاص طور پر بھیجا ہوا ہو یا الہام یا وحی سے بول رہا ہو اس سے فقط یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ تعلیم دینے والا ایک نیک بندہ ہو جو خدا کے راہ کی ہدایت کرتا ہو دنیا میں اس قسم کے ہزارہا دینی معلم ہیں جو نیک اور بے نقص تعلیم دیتے ہیں لیکن ہم اُنکو رسول نہیں کہہ سکتے جبتک کہ وے کوئی سند پیش نکریں جس سے ظاہر ہو کہ وہ تعلیم خدا کیطرف سے سیدھی اُنکو حاصل ہو مثلاً تیرہ سو برس ہوئے کہ ایک عالی دماغ اور سرگرم آدمی بت پرست عربیوں میں ظاہر ہوا اور اُسنے اُنکو بڑے زور اور قوت کے ساتھ توحید اور وحدانیت کی تعلیم دی یہہ تعلیم نہایت خوب اور سچی ہو اسکو سُنتے ہی اُس ملک کے لوگوں نے قبول کر لیا یہہ ایسی تعلیم ہو جسکو ہماری عقل اور تمیز تسلیم کرلیتی ہو اور قرار دیتی ہو کہ یہہ تعلیم خدا کی مرضی اور حکم کے موافق ہو لیکن اس سے یہہ نہیں ثابت ہوتا کہ اس تعلیم کا دینے والا اسکو سیدھا خدا کیطرف سے بذریعہ وحی یعنے جبرئیل فرشتہ سے حاصل کرتا رہا اگر اُسنے اسکو اسطور پر حاصل کیا تو اور کسی سند سے ثابت ہوگا لیکن اس سے ہرگز نہیں کہ وہ عمدہ تعلیم اور سچی ہی گمان تو یہہ ہو کہ محمد صاحب نے اس تعلیم کو نیچر پر غور کرنے سے اور اپنے دل کی گواہی پر فکر کرنے سے یقین کیا اور یہہ بھی بہتوں کا گمان ہو کہ اُنہوں نے اس تعلیم کو یہودی اور عیسائیوں سے حاصل کیا یہہ گمان ہمارے دل سے ہرگز نہ جاویگا جبتک کوئی کامل نشان نظر نہ پڑے جس سے اس گمان کا بطلان ثابت ہو اور یہہ ظاہر ہو کہ ضرور یہہ بات محمد صاحب کے اوپر خدا کیطرف سے غیر فطرتی طور پر نازل ہوئی +

اور جیسی تعلیم کی خوبی اور صداقت تعلیم دینے والے کی رسالت پر دلالت نہیں کرتی اسیطرح تعلیم دہندہ کی پاک اور بے عیب زندگی اس بات کی تصدیق کے لئے کافی نہیں پہلے تو اسلئے کہ کسی بشر کی زندگی بالکل پاک اور بے عیب ثابت ہونی میری دانست میں ناممکن ہو - ناممکن اسلئے کہ بے عیبی اور پاکیزگی نہ صرف ظاہری امور اور بیرونی حالت پر بلکہ اُسکے اندرونی خیال اور طبیعت پر موقوف ہو اُسکے ارادہ اور نیت پر جس سے وہ ہر فعل کام کرتا ہو اور کون انسان دوسرے انسان کی اندرونی حال کا فیصلہ کر سکتا ہو دل اور گُردوں کا جانچنے والا فقط خدا ہو - دوسرا فرض کرو کہ کسی آدمی کی کامل پاکیزگی اور بے عیبی ثابت ہو تو بھی یہہ اُسکے الہام اور رسالت پر گواہی نہیں ہو سکتی فقط اتنا ہی ثابت ہوا ہو کہ وہ خدا کی درگاہ میں مقبول اور پسندیدہ ہو وہ سچ بولنے والا ہو یعنے جیسے اُسکا یقین ہو ویسے ہی وہ بیان کرتا ہو لیکن یہہ ثابت نہیں ہوا کہ اُسکا یقین ہر ایک امر میں سچا ہو اور اُسنے دھوکھا نہیں کھالیا اُسکے دماغ میں کسی قسم کا خلل نہیں اور وہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہو یہہ دعویٰ اُسکے مالیخولیا کا نتیجہ نہیں ہو جبتک یہہ ثابت نہ ہو تبتک اُس کا الہام کا دعویٰ ہرگز قابل پذیرائی نہیں +

تیسرا بعضے کہتے ہیں کہ کسی مذہب کی پاک تاثیر اور کامیابی اُسکے الہامی ہونے پر دلالت کرتی ہو بیشک میں قبول کرتا ہوں کہ جس مذہب کی تاثیر پاک ہو یعنے ہمکو گناہ سے الگ کرکے خدا کیطرف پہنچاتا ہو وہ مذہب پاک اور خدا کیطرف سے ہو پیڑ اپنے پہلوں سے پہچانا جاتا ہو اور دوا کی خوبی اُسکے تجربہ سے لیکن ثابت نہیں ہوتا کہ وہ مذہب خدا کیطرف سے کس طور پر فطری طور پر یا غیر فطری کسی مذہب کی پاک تاثیر اُسکی پاک تعلیم پر دلالت کرتی ہو اور یہہ بھی بتاتی ہو کہ اُسکے پیرو سچے ہیں اور اُسکی تعلیم پر عمل کرتے ہیں لیکن اس سے یہہ نہیں ثابت ہوتا کہ اُس مذہب کی تعلیم دینے والے نے وہ تعلیم سیدھی راہ راست خدا سے پائی ہو اسبات کے لئے دیگر سند ضرور ہو اور میری سمجھ میں وہ سند بجز معجزہ کے اور کچھ نہیں ہو سکتی +

میں اندرونی دلیل کی حقارت نہیں کرتا نہ اُسکو بیفائدہ جانتا ہوں وہ اپنی جگہہ میں نہایت ضرور اور کارگر ہو ایسی ضرور ہو کہ بدون اُسکے معجزہ بھی بے مصرف اور نکما ہو اُسکے وسیلہ سے تعلیم کی خوبی اور صداقت ظاہر ہوتی ہو خود خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہو وہ شخص جو خدا کی مرضی پر چلتا ہو جانیگا کہ میری تعلیم خدا کی ہو یقیناً سچائی کا سب سے بڑا ثبوت خود سچائی ہو جیسا پیشتر مسطور ہوا اور نیکی خود اپنے لئے سب سے پختہ دلیل ہو اندرونی دلیل سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہو کہ تعلیم کا دینے والا بندۂ خدا اور نیک ہو نہ بندۂ شیطان جب اسقدر ثابت ہو گیا ہو تو اسوقت بیرونی دلیل کی حاجت پڑیگی وہ معجزہ اور پیشین گوئی ہو جب نیک اور پاک تعلیم دینے والا دعویٰ کرتا ہو کہ میری تعلیم میری اپنی نہیں نہ میں نے کسی بشر سے حاصل کی ہو بلکہ اُسکو سیدھا بذریعہ الہام یا وحی خدا کیطرف سے پایا ہو اور اپنے دعویٰ کے ثبوت میں معجزہ یا پیشین گوئی پیش کرتا ہو تب ہم اُسکو خدا کا رسول یا نبی منظور کرتے ہیں نہیں تو فقط پاک مرشد یا تعلیم دہندہ جانینگے +

مطابق تحریر بالا کے ہم بائبل میں یہہ پڑھتے ہیں کہ جب خدا نے اپنی پاک مرضی کا فوق العادت یا غیر فطری طور پر ظہور کیا تب اُنکو معجزہ اور پیشین گوئی کے ساتھ بھیجا اور اُنہوں نے خود اپنی رسالت کے ثبوت میں اور الٰہی رفاقت کے ظاہر کرنے میں اُنکو پیش کیا انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ خدا نے رسولوں کی گواہی کو نشانوں اور عجائبات اور مختلف معجزوں اور روح القدس کی نعمتوں سے تصدیق کیا اور خود ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت جس میں الوہیت کا کمال بستا تھا یہہ بیان ہوا ہو کہ اُسکا خدا کیطرف سے ہونا ثابت ہوا اُن معجزوں اور نشانوں اور اچنبوں سے جو خدا نے اُسکی معرفت

دکھلائیں اور مسیح نے آپ لوگوں کے سامنے معجزوں کو قطعی رسالت کے ثبوت میں پیش کیا دیکھو یوحنا کی انجیل ۵ باب ۲۰-۱ اور ۳۶-آئت مجھ پاس یوحنا کی گواہی سے ایک بڑی گواہی ہے اسلئے کہ یہہ کام جو باپ نے مجھے سونپے ہیں تاکہ پورے کروں یعنے یہہ کام جو میں کرتا ہوں مجھ پر گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے پھر یوحنا کے ۱۰ باب کی ۲۵ پر ملاحظ کرو یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تو تمہیں کہا اور تم نے یقین نہ کیا جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں یہہ میرے گواہ ہیں اور اسی باب کی ۳۸ پر نظر کرو اگر میں اپنے باپ کا کام کرتا ہوں تو اگرچہ مجھ پر ایمان نہ لاؤ تو بھی کاموں پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھ میں ہے اور میں اُسمیں ہوں +

محمدی مذہب کے الہامی یا فوق العادت ہونیکی اس قسم کی قطعی دلیل نہیں اسلئے میری سمجھ میں اُسکی بنیاد خام اور نامعقول ہے اہل اسلام محمد صاحب کی رسالت یعنے غیر فطری طور پر خدا کیطرف سے مقرر ہوکر دنیا میں آنا فقط محمد صاحب کے دعویٰ سے قبول کرتے ہیں اس قسم کا یقین میری سمجھ میں کمزور اور نامعقول ہے محمدی مذہب کی قوت اور اُمید حال کے زمانہ میں کیسا ہی کیوں نہو ہمیں پورا یقین ہے کہ عقل اور تجربہ کے علم میں جب محمدی لوگ ترقی کرینگے تب ضرور اُنکے یقین کی بنیاد ٹوٹ جائیگی کیونکہ ذاتی اُنکا یقین بے بنیاد ہے بیشک اگر محمد صاحب چاہتا تو معجزے کا دعویٰ کرتا لیکن اُنہوں نے ایسا دعویٰ نہیں کیا فقط اپنا کلام اپنی نبوت کے دعویٰ میں پیش کیا ہے ہماری سمجھ میں اس قسم کا دعویٰ تعلیم یافتہ اور شایستہ لوگ کبھی قبول نہیں کرینگے اسکا نتیجہ ان دو باتوں سے ایک ضرور ہوگا یا وے بالکل محمدی مذہب پر سے یقین اُٹھا لینگے یا اُسکو ایسا بنا لینگے جس سے فقط وہ نیچری مذہب رہجاویگا ہر ایک غیر فطری دعوے اور تعلیم کو رد کر دینگے اور فقط اُسکو محمدی مذہب قرار دینگے جسکو نیچر یا فطرت قبول کرلیتی ہے چنانچہ آجکل ایسا ہی تعلیم یافتہ محمدیوں کے بیچ میں ہو رہا ہے یعنے سید احمد خان صاحب کے پیراؤں کے درمیان +

راقم (پادری) کے سی چٹرجی ہوشیارپور

مشن لیبریری اینڈ ریڈنگ روم

ڈیرہ غازیخان

رپوٹ بابت ماہ نومبر ۱۸۸۷ء تا مئی ۱۸۸۹ء

(۱) مشن لیبریری اینڈ ریڈنگ روم کے کھولے جانیکا سبب جناب پادری لوئیس صاحب وجناب پادری اسحاق صاحب وجناب ڈاکٹر نجم الدین صاحب وسید غلام قادر شاہ صاحب جب بازار میں وعظ انجیل جلیل کیا کرتے تھے تو تب یہاں کے خصوصاً محمدی بھائی اکثر اعتراض کیا کرتے تھے اور اُسیوقت جواب دینا بے موقع معلوم ہوتا تھا تو معترضان کو یہہ کہنا پڑتا تھا۔ کہ ہماری جگہہ پر آؤ تو وہ یہہ جواب دیا کرتے تھے۔ کہ آپ لوگوں کی جگہہ پر جانا ہمکو منظور نہیں ہے۔ بلکہ مناسب یہہ ہے۔ کہ یہاں بازار میں ہمکو جواب دیئے جاویں +

سو اُن کے اس ارادہ کے پورا کرنے کے لئے ہم لوگوں نے یہہ مناسب جانا۔ کہ اسی بازار میں ایک مکان اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے کرایہ پر لیا جاوے اور اس میں ہر مروجہ زبان وتعلیم واخلاق ومذہب کی کتابیں واخبار منگوا کر رکھے جاویں۔ اور اس مکان کا نام مشن لیبریری اینڈ ریڈنگ روم (مشن کتب خانہ وجا مطالعہ ہر خاص وعام) ڈیرہ غازیخان رکھا جاوے۔ تاکہ ہر امیر وغریب وہندو ومحمدی وسکھ وعیسائی ہر وقت اس کتب خانہ میں آکر ہر طرح کی کتاب واخبار پڑھیں اور جو کوئی دین مسیحی پر کوئی اعتراض یا سوال کرے تو ہم لوگوں میں سے ایک یا دو آدمی اس کتب خانہ میں موجود رہا کریں تاکہ جواب دیں +

(۲) اس کتب خانہ کے سرمایہ کی بابت

یہہ فیصلہ ہوا۔ کہ اول جو اس کتب خانہ کے لئے خرچ ہووے سو وہ سب جناب پادری لوئیس صاحب بطور قرض کے اپنے گرہ سے دیں۔ اور پھر اب سے یہاں کے مشنری صاحبان ودیسی مسیحی بھائی ماہوار چندہ دیا کریں جنھیں سے اس کتب خانہ کا تمام خرچ اور جو روپیہ جناب پادری لوئیس صاحب قرض دیں ادا کئے جاویں۔ سوا اگر کوئی اور انگریز یا ہندو ومحمدی صاحب کچھ چندہ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں ہو اسیطورسے اس کتب خانہ کیلئے سرمایہ جمع کیا گیا +

(۳) اس کتب خانہ کے انتظام کی بابت

بازار وشہر میں مشن چرچ کے مقابل دوکان کرایہ پر لیگئی وماہ نومبر ۱۸۸۷ء میں یہہ کتب خانہ کھولا گیا اور اس کتب خانہ کا سکرٹری غلام قادر شاہ مقرر کیا گیا۔ اور اس کتب خانہ کے دروازہ پر ایک بڑا رنگین تختہ لٹکایا گیا جس پر انگریزی حروف میں مشن لیبریری اینڈ ریڈنگ روم۔ اور فارسی حرفوں میں مشن کتب خانہ وجا مطالعہ ہر خاص وعام لکھا ہے۔ اور اس کتب خانہ میں قریباً ہر زبان وہر مذہب وتعلیم کی کتابیں واخبار منگوا کر رکھے گئے اور جو کوئی عمدہ اخبار یا کتاب اب سکرٹری کو معلوم ہووے وہ بھی منگوانے کو تیار ہیں۔ اور اس کتب خانہ کے لئے ایک آدمی مقرر کیا گیا تاکہ اس کی حفاظت وصفائی رکھے اور جو کوئی اس کتب خانہ میں کوئی کتاب یا اخبار مانگے وہ الماریوں میں سے نکال کر دیجاوے۔ اور جو کوئی کوئی اخبار یا کتاب اپنے گھر میں مطالعہ کرنے کے لئے چاہے سو سکرٹری خود دے واُس کتاب کا نام ونمبر واُس آدمی کا نام وتاریخ لکھی جاوے وپھر تاریخ واپسی لکھی جاوے۔ اور اس کتب خانہ میں میز وچوکیاں وموڑھے وبینچ رکھے گئے اور اندر وباہر چٹائی بچھائی گئی تاکہ ہر آدمی جو اس کتب خانہ میں آوے آرام سے بیٹھے۔ اور یہہ قانون بھی لکھ کر لٹکایا گیا۔ کہ جو کوئی آدمی اس کتب خانہ میں آوے وہ سوال کرنیکو آزاد ہے۔ اور آزادگی سے سوال کرے پر شایستہ طور پر بیٹھے وسوال وگفتگو کرے +

(۴) بعض بزرگوں کے لئے شکریہ شکرگذاری

اول۔ خدا باپ کا کیونکہ اُسنے ہمارے اس ارادہ کو پورا کیا۔ کہ یہہ کتب خانہ قائم ہے اور دن بدن رونق پر ہے۔ اور اُسنے اس کتب خانہ کو قرض سے بھی آزاد کیا ہے +

دوم جناب پادری لوئیس صاحب کا کیونکہ جب یہہ کتب خانہ

کھولا گیا تب سے قریباً ایک سال تک نو کر لیبریری کے لئے ہوا چندہ ماہواری کے دس روپیہ ماہوار دیتے رہے۔ (اور پھر نوکر لیبریری فنڈ لیبریری میں سے مقرر کیا گیا ہی) +

سوئم۔ یہاں کے ڈپٹی کمشنر جناب ڈیمس صاحب کا۔ کیونکہ جب یہہ کتب خانہ کھولا گیا تو چند ماہ کے بعد اس کتب خانہ کے لئے چندہ دینے میں بڑی مدد کرتے ہیں +

چہارم۔ ایڈیٹر نورافشاں کا کیونکہ وہ صاحب قریباً ایک برس سے اپنا اخبار مفت اس کتب خانہ کو دیتے ہیں +

(۵) اس ضلع کے امیر و غریب منصف لوگوں کی طرف سے اس کتب خانہ کی بابت خیال۔

اس شہر و دیہات کے لوگوں کے ساتھ جب جب ملاقات ہوتی ہی جو اس کتب خانہ سے واقف ہیں۔ تو اکثر یہہ سننے میں آتا ہی کہ ہم لوگ عیسائیوں کے بہت شکر گذار ہیں۔ کیونکہ جب سے یہہ شہر ڈیرہ غازیخان نصب کیا گیا ہی شاید تب سے آجتک یہاں ایسا کوئی کتب خانہ نہیں کھولا گیا ہی۔ کہ جسمیں ہر مذہب و ہر مضمون کی کتابیں و اخبار با آرام پڑھنے کو ملیں اور ہم نے اب ایسی بہت کتابیں دیکھی ہیں جو ہمارے کانوں نے بھی کبھی نہ سُنی تھیں اور ہمکو اپنے اپنے مذہب و مذہب عیسائی کی کتابوں سے بھی کچھ واقفیت حاصل ہوئی ہی۔ ورنہ تو ہم میں جو غریب آدمی ہیں وہ کب اسقدر بہت کتابیں و قیمتی خرید سکتے +

(۶) بعض مسیحیوں کے خیال اس کتب خانہ کی بابت

یہہ ہیں۔ کہ جبتک تو ہندو و محمدی خصوصاً محمدی اپنے مذہب و مذہب مسیحی کی کتابوں سے واقف نہ تھے تب تک تو بعض نوجوان ہر وقت اعتراض کرنے و مولویوں و برہمنوں سے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں سنی ہوئی بیان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ پر جب سے اس کتب خانہ میں ہر مذہب کی کتابیں اور اُنکی تردید جنکا اکثر اُردو میں ترجمہ موجود ہی پڑھی ہیں تو تب سے برابر بازار میں یا اس کتب خانہ میں کم اعتراض کرتے ہیں۔ اور جب سے اُنکو زبانی یا کتابوں میں سے دیکھا کر جواب دیئے گئے ہیں تب سے بھی اب کم اعتراض کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے مذہب و مذہب عیسائی کی کتابوں سے اکثر ہندو و محمدی واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں جنسے اُنکو دین حق و باطل جلدی معلوم ہو جاویگا اور یہہ لوگ سردی میں تو بہت بر گرمی میں اس کتب خانہ میں کم آتے ہیں۔ غرض یہہ کتب خانہ ضرور خدا کے جلال کا باعث ہوگا

(۷) اس کتب خانہ کے لئے قریباً آمدنی چندہ و قریباً خرچ از ماہ نومبر ۱۸۸۷ء تا اپریل ۱۸۸۹ء

آمدنی	۹ ۲ ۴-۱-۰
خرچ	۵ ۱ ۳-۱۴-۰
باقی	۳ ۵ -۴-۰

بس اگر کوئی صاحب اس کتب خانہ کے لئے کچھ مدد فرماوے تو اُنکی بڑی مہربانی ہوگی +

از مختصر سکرٹری مشن لیبریری اینڈ ریڈنگ روم

ڈیرہ غازیخان

سید غلام قادر شاہ

۲۰۔ مئی ۱۸۸۹ء

معجزہ اور انسانی شہادت

اس مضمون میں ہم ڈیوڈ ہیوم صاحب کے اُس اعتراض پر غور کرینگے جو کہ اُنہوں نے معجزہ کے برخلاف پیش کیا ہی۔ یہہ شخص پچھلی صدی کا ایک مشہور مورخ اور حکیم ہی دینی عقیدہ کی نسبت منکر تھا خدا کی ہستی کو نہیں مانتا تھا اور نہ کسی مذہب کی پابندی رکھتا تھا اسنے کئی ایک کتابیں اخلاقی اور مذہبی لکھیں اس نیت سے کہ دینی پرہیزگاری دنیا سے نابود ہو جاوے اُنکے اعتراض کی بنا یہہ ہی کہ انسانی شہادت معجزہ کی ثبوت میں کافی نہیں ہی اُنکی تقریر کا خلاصہ یہہ ہی +

(۱) نیچر یکساں اور غیر متغیر ہی لیکن انسانی شہادت مختلف اور متغیر ہی +

(۲) اسواسطے جب نیچر اور انسانی شہادت کے درمیان لڑائی در پیش ہی تو چاہئے کہ کمزور مغلوب ہووے اور زور آور غالب ہووے +

(۳) معجزہ اور عجائبات کے بیان میں نیچر اور انسانی شہادت کے درمیان معارضہ پایا جاتا ہی +

(۴) انسانی شہادت نیچر سے کمزور ہی اسواسطے چاہئے کہ انسانی شہادت مغلوب ہو اور نیچر غالب سو معجزہ کا ہونا یعنے نیچر کا بدلنا انسانی گواہی سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ یعنے اس تقریر کو قریب قریب ڈیوڈ ہیوم صاحب کے الفاظ سے بیان کیا ہی اُسکا جواب دینا مشکل نہیں ہی ہر ایک شخص جو منطق کے قاعدہ سے واقف ہی اُسکی ہیچ اور کمزوری کو فوراً دیکھ لیگا اسکے بہت سے جواب دینی کتابوں میں دیئے گئے ہیں اسوقت اسکی تردید میں میں مندرجہ ذیل وجوہات پیش کرتا ہوں +

پہلا ہیوم صاحب نے اپنی تقریر کی کبری میں اُسی بات کو مان لیا ہی جو امر متنازعہ ہی یعنے نیچر کا متغیر یا غیر متغیر ہونا وہ کہتے ہیں کہ نیچر یکساں اور غیر متغیر ہی اس سے دو مطلب نکل سکتے ہیں پہلا کہ نیچر اکثر یکساں اور غیر متغیر ہی اگر یہہ اُنکا مطلب ہی تو اُسکو ہم منظور کرتے ہیں اسی بنا پر معجزہ مبنی ہی۔ دوسرا کہ نیچر ہمیشہ یکساں اور غیر متغیر ہی یعنے یکساں ہونے کی حالت کبھی بدلتی نہیں اگر یہہ اُنکا مطلب ہی تو اُسکو ہم نہیں مانتے یہی امر متنازعہ فیہ ہی یعنے ہم کہتے ہیں کہ نیچر بدلتی ہی اور بدلی ہی ہیوم صاحب کا بیان ہی کہ نیچر نہیں بدلتی اور نہیں بدلی اُنکو کچھ اختیار نہیں کہ اسکو اپنی شکل کا کبری بنا دیں بغیر ثابت کئے +

دوسرا ہیوم صاحب کہتے ہیں کہ انسانی شہادت مختلف اور متغیر ہی یہہ اُنکی تقریر کا صغری ہی اسمیں بھی وہی غلطی ہی جو کبری میں پائی جاتی ہی اُسکے دو معنے ہو سکتے ہیں اول کہ انسانی شہادت اکثر ہمکو دھوکھا دیتی ہی یا بہت سی انسانی شہادت ایسی ہیں جو جھوٹھی ہیں اگر یہہ اُنکا مطلب ہو تو اس سے کسی ایک کو نقصان نہیں پہنچتا نہ دنیا میں نہ آسمان میں ہم اُسکو منظور کر لیتے ہیں دوم کہ انسانی شہادت ہمیشہ دھوکھا دیتی ہی یا ہر ایک قسم کی انسانی شہادت جھوٹھی ہی اس مطلب سے ہم اسکو کبھی نہیں قبول کر سکتے کیونکہ یہہ سچ نہیں۔ یہہ ثبوت طلب ہی یعنے اُنکو

چاہئے کہ پہلے ثابت کریں کہ ہر ایک قسم کی شہادت جھوٹی ہو پہلے اس سے کہ اسکو اپنی تقریر کا صغریٰ بنا دیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ کبھی کبھی انسانی شہادت جھوٹی ہوا کرتی ہو تو بھی ایسی انسانی شہادت کبھی کبھی دیکھی جاتی ہو کہ بالکل اعتبار کے لائق ہو اور جو ایسے یکساں اور غیر متغیر ہو جیسے نیچر کے قاعدے اس قسم کی شہادت پر ایک انسان دوسرے انسان کو عدالت کے ساتھ موت کے حوالہ کر دیتا ہو ایسی شہادت کے مندرجہ ذیل نشان ہیں ؛

(۱) یہہ شہادت ایک ایسی بات پر ہو کہ وہ بذاتہ ممکن ہو مثلاً اگر کوئی کہے کہ دو اور دو کسی موقعہ میں پانچ بن گئے تو ہم کبھی نہ مانیں گے لیکن ابھی تک کسی نے ثابت نہیں کیا کہ معجزہ ناممکن ہو ؛

(۲) شرط معتبر گواہی کی یہہ ہو کہ وہ امر جسپر گواہی دیگئی آسانی سے تصدیق ہو سکتا ہو مثلاً اگر کوئی آدمی کہے کہ میں نے ایک بھوت دیکھا تو یہہ امر تصدیق نہیں ہو سکتا کیونکہ سچ مچ دیکھا ہو یا اور کسی چیز کو دیکھ کر بھوت سمجھ گیا ہو وہ معجزے جن پر مسیحی مذہب کی بنیاد ہو آسانی سے تصدیق ہو سکتے ہیں ؛

(۳) ضرور ہو کہ شہادت دینے والا ایسا ہو کہ امر شہادت سے پوری واقفیت رکھتا ہو یعنے اُسکو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو یا کان سے سُنا عدالت میں دوسرے کی دیکھی ہوئی بات کی شہادت منظور نہیں ہوتی ؛

(۴) ضرور ہو کہ شہادت دینے والا ذی ہوش اور عاقل ہو ؛

(۵) ضرور ہو کہ شہادت دینے والا نیک نیت اور نیک چلن ہو ؛

ایسی شہادت جسمیں یہہ پانچ امر موجود ہوں ہماری سمجھ میں ایسے ہی معتبر ہیں جیسی ہماری اپنے حواس کی گواہی۔ تیسری وجہ جو میں ہیوم صاحب کی تقریر کی ابطال میں پیش کرتا ہوں یہہ ہو کہ صاحب موصوف کا بیان کہ اعجازی قصہ میں نیچر اور انسانی شہادت میں جھگڑا پایا جاتا ہو بالکل فرضی ہو یہہ جھگڑا خواب خیال ہو وہ ہیوم کے دماغ میں پیدا ہوا ہو جھگڑا تب ہی پیدا ہو سکتا ہو جب نیچر کچھ کہے اور انسانی شہادت اور کچھ یہہ ابھی تک ثبوت کو نہیں پہنچا یعنے یہہ ابھی تک نہیں دیکھا گیا کہ نیچر کہتی ہو کہ میرا قاعدہ بدلتا نہیں اور کبھی نہیں بدلا معجزہ خرق عادت نہیں بلکہ ایسا فعل ہو کہ خدا جو عادت کا بنانے والا ہو اسکی قدرت سے ظہور میں آتا ہو نیچر کے قاعدے جیسے ہیں ویسے ہی رہتے ہیں معجزہ نیچر کے قاعدہ کے باہر الہٰی قدرت سے پیدا ہوتا ہو وہ ایک نیا کام ہو اور جب وہ نیچر میں داخل ہو جاتا ہو نیچر کے قاعدہ کے موافق چلتا ہو ؛ باقی آیندہ

راقم

(پادری) کے۔ سی۔ چٹر جی۔ از

ہوشیارپور

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

رائے بہادر بھوانیداس اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر کو ۲۲ جون ۱۸۸۹ء سے ۲۰ یوم کی رعایتی رخصت عطا کیگئی ؛

رائے بہادر ابھیرورام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بجائے مسٹر ای۔ اے ویکفیلڈ صاحب جنکو تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا کیگئی ضلع حصار کے سرسہ سب ڈویزن پر تعینات کئے گئے ؛

میاں ہوشیار سنگھ رئیس چنبہ ضلع کانگڑہ میں بطور قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کئے گئے ؛

لفٹنٹ آر۔ الیف۔ ایچ انڈرسن صاحب نے کپتان جی۔ ایچ۔ واٹسن صاحب کو جنکو دو ماہ و ۲۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا کیگئی عہدہ مجسٹریٹی چھاؤنی پشاور سے سبکدوش کیا ؛

خان بہادر حکیم الدین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہتک کو ۲۷ جون ۱۸۸۹ء سے ایک سال کی رخصت فرلو عطا کی گئی ؛

رائے بہادر درگا پرشاد دوئم قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور سے رہتک کو تبدیل کئے گئے ؛

خان بہادر الہ داد خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی رخصت میں ۲ ماہ کی ایزادی کی گئی ؛

لفٹنٹ سی۔ پی ایجرٹن صاحب اسسٹنٹ کمشنر ملتان کو یکم جولائی ۱۸۸۹ء سے ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا کی گئی ؛

مسٹر جے۔ آر میکانکی صاحب ڈپٹی کمشنر کو اُنکے کار خاص کے اختتام پر ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا کی گئی ؛

رائے بہادر شنکرداس قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع کانگڑہ سے ضلع فیروزپور کو تبدیل کئے گئے ؛

رائے بہادر شمبر دیال کو ضلع حصار میں بطور قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کیا گیا ؛

مسٹر ای۔ بی بیکاک صاحب ڈسٹرکٹ جج کو ۲۴ جون ۱۸۸۹ء سے ۲۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا کی گئی ؛

رائے بہادر کرپارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو یکم جولائی ۱۸۸۹ء سے ایک ماہ و ۱۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا کی گئی اور بجائے اُنکے رائے بہادر لیلارام بطور قائم مقام مقرر کئے گئے ؛

تار کی خبریں

لنڈن ۲۸ جون۔ ہر مجسٹی ملکہ نے اپنی رضامندی دیدی ہو کہ شہزادی لوئیسی آف ویلز خصوصہ پرنس آف ویلز کی سبسے بڑی دختر کی نسبت ارل آف فائف سے کر دی جاوے ؛

لنڈن ۲۸ جون۔ شہزادی لوئیسی آف ویلز کی نسبت جو ارل آف فائف سے قرار پائی ہو اخبارات نے باتفاق رائے اسکی تعریف کی ہو ؛

برلن یکم جولائی۔ یہاں افواہ ہو کہ پرنس البرٹ آف ویلز کی عنقریب پرشیا کی شہزادی وکٹوریہ سے نسبت ہونے والی ہو ؛

لنڈن ۲ جولائی حضور پرنس آف ویلز اپنے سب سے بڑے فرزند پرنس البرٹ وکٹر کے ساتھ کل شاہ ایران کی پیشوائی کے لئے گریوزاینڈ تشریف لے گئے اور دریائے ٹیمز کے راستہ ویسٹ منسٹر تک ہر مجسٹی کے ساتھ آئے جہاں شام کے وقت شاہی بارڈج جہاز سے اُترے جہاں ہوڈ کیولری کا ایک سکواڈرن ایران

جو لنگم تک جلو میں تھا اور جن بازاروں سے سواری گذری اُن میں فوج قطار باندھے کھڑی تھی۔ تماشائی لوگوں کا ہجوم کثرت سے تھا۔ موسم خوش گوار تھا +

خبریں

امریکہ میں رسّی کی جگہہ بجلی سے پھانسی دینے کا عام رواج ہوگیا۔ **انگریز** جو امیر کابل کی ملازمت میں ہیں وہ بہت خوش ہیں امیر اُن سے یورپ کا سا برتاؤ کرتے ہیں۔ **امیر کابل** مزار شریف میں ایک چھاؤنی بنوانا چاہتے ہیں۔ **باربرداری فوج** کیواسطے ایک نئی قسم کی گاڑی ایجاد ہوئی ہو جس سے فی فوج ۳ ہزار خچروں کی تخفیف ہوگی۔ **لاہور** میں ایک جدید انگریزی روزانہ اخبار جاری ہوگا۔ یہہ سول کے مقابل میں شائد ویسا ہی ہوگا جسطرح پر کہ مارننگ پوسٹ پائنیر کے ہو۔ رائے گھنیا لعل صاحب مرحوم کی لڑکی سری متی ہردیو بیجی نے "بھارت بھگنی" نامے ایک ماہواری ہندی رسالہ نکالا ہو اسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈیڑھ روپیہ ہوگی۔ لاہور آریہ سماج کے ایک ممبر نے ایک برہمن پر نالش کی اور برہمن کے نام سمن جاری ہوا۔ معاملہ مذہبی ہو۔ **بمبئی** میونسپل کارپوریشن کے خاکروبوں نے کام بند کردیا تنخواہ میں اضافہ مانگتے ہیں۔ **بمبئی** کیطرف سخت بارشوں سے رستے رُکے پڑے ہیں۔ مکانات بہت گرے اور نقصان جان بھی ہوا **راجکمار کالج** لاہور کے متعلق فوجی تعلیم کی شاخ بھی قائم ہوگی اس غرض سے کہ اعلیٰ خاندان کے لڑکے حسب لیاقت جنگی عہدے حاصل کریں۔ **برہما** میں دیہاتی لوگ بھی مقابلہ ڈاکوان کا حوصلہ کرنے لگے۔ **امریکہ** میں جنگلات کاٹنے کا کام بھی برقی طاقت سے ہونے لگے۔ **آجکل** آریوں کے ساتھ سکھوں کی بھی بگڑی ہوئی ہو۔ اب سکھ اُنکے برخلاف بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔ **افریقہ** کا بڑا ریگستان اب آباد ہوتا جاتا ہو۔ بہت سے درخت بھی لگائے گئے ہیں اور آبادی بھی بڑھتی جاتی ہو۔ **چین** والے کہتے ہیں کہ شہتوت کا پتہ بھی تماکو کا کام دے سکتا ہو۔ **نیوگرینڈا** میں ایک درخت معلوم ہوا ہو جسکا رس سیاہی کا کام دیگا۔ **دہلی** کالکا ریلوے کا کام برسات کے بعد جاری ہوگا۔ **پنڈت گوردت جی** کا ویدک میگزین نام ماہواری رسالہ یکم جولائی سے جاری ہوگیا۔ **بقول** غمخوار ہند چڑا رنگنے میں بھی تاربرقی استعمال ہونے لگی۔ **میسور** میں ایک اور سونے کی کان نکلی۔ **شہنشاہ روس** بخوف جان تنہائی کی حالت میں رہتے ہیں۔ اُنکی تندرستی اچھی حالت میں نہیں ہو۔ **بیان** کیا گیا ہو کہ عدن کے راستہ سے ۵ کروڑ کی تجارت ہوتی ہو **بقول** دوست ہند تبت میں ایک درخت ہو جسکے ہر پتے پر بدھ کی تصویر ہو۔ نورافشاں قابل یقین نہیں۔ **اودہ** روہیلکھنڈ ریلوے لائن کے ایک ٹیلیگراف ماسٹر کو جھوٹا لائن کلیر تب کرنے کے جرم میں چار ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ **اضلاع** حصار اور دہلی میں ہیضہ پھیلا ہوا ہو **گذشتہ** سال میں عجائب گاہ پنجاب لاہور کو ۲۳۵۸۱۰ آدمیوں نے ملاحظہ کیا جو بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۳۹۰۷ زیادہ تھے **چھاؤنی** راولپنڈی کو وسعت دینے کیواسطے قرب وجوار کی جو زمین خریدی جائیگی اسکے معاوضہ میں نصف لاکھ روپیہ دیا جائیگا۔ **لکھنؤ** قریب راج گھاٹ ریلوے پل دریائے گنگ پر ایک ہندوستانی کا سر قلم کیا ہوا ملا۔ دھڑ دریا میں گرگیا تھا۔ **ملتان** متصل قطب پور ایک نعش ایسی ملی جسکا سر ایک کان سے دوسرے کان تک کٹا ہوا تھا۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہو۔ **امیر کابل** نے بمبئی کی عمدہ بوٹ بنانیوالی کمپنی سی نمونہ بھیجکر بوٹ بنوائے ہیں۔ **مہاراجہ** گائیکواڑ کا محل جو آٹھ برس سے تیار ہورہا ہو قریب الاختتام ہو۔ یہہ عمارت بھی دیکھنے کے قابل ہوگی۔ **لاہور** کے عجائب خانے کی عمارت شہر کی میونسپل کمیٹی کے حوالہ کردیجاویگی۔ **سورت** میں پھر آگ لگی۔ چھ مکانات راکھ ہوگئے۔ **جیلخانہ** اٹاوہ سے دو قیدی بھاگ گئے۔ **جیکب آباد** میں عیسائی زنانہ مدرسہ کھولنے لگے مخالفت عام سے رُک گیا۔

مختلف واقعات

یہہ بیان کیا جاتا ہو کہ صاحب ڈایرکٹر جنرل بہادر ریلوے ہندوستان نے ایک زبانی حکم اس مضمون کا جاری کیا ہو کہ جہانتک جلد اور چپ چاپ ممکن ہو یوریشین ہندوستان کی مختلف ریلوے سے علیحدہ کئے جاویں + قیصر الاخبار

انتظام کشمیر کی منظوری۔ سکرٹری اسٹیٹ ہند کی چٹھی دربارہ معاملہ کشمیر کے موصول ہوئی جسمیں لارڈ کراس نے گورنمنٹ کی کارروائی پر کامل پسندیدگی ظاہر کی اُس سے اُن افواہوں کا جواب ہوا جو مارچ سے مشہور تھیں اور لوگ کہتے تھے کہ یہہ حکمت عملی لندن کے اثر سے ترمیم ہوگی۔ اب تو معلوم ہوگیا کہ انتظام کشمیر کے لئے جو بندوبست کیا گیا اُسمیں ترمیم نہ ہوگی + م ن

پانی کے اندر جہاز۔ لنڈن کا اخبار لکھتا ہو کہ ایک آزمائش ہونیوالی ہو کہ سپین کا جہاز پیرل نامے پانی کے اندر اندر دور تک بہت بڑا سفر کریگا عجیب بات ہو کہ اُس آفت زدہ تجربہ کا ذکر نہیں ہوا جو ایک جہاز چلے پر آزمائش ہوئی تھی جب اُسنے غوطہ لگایا تو عام تماشائیوں نے خوشی کا نعرہ مارا مگر دوسری طرف لوگ انتظاری ہی میں رہے پر وہ کبھی باہر نہ نکلا پانی کے اندر پہاڑ کی کھود میں پھنس گیا جو لوگ اُسمیں تھے اُن کے لئے وہی تابوت ہوا پس آئندہ احتیاط رہے اور دیکھ بھال لیں کہ اب کہیں آگے تو کوئی پہاڑ نہیں ہو + "

لاہور میں آجکل پھر ناجائز نیلام کی دُکان جاری ہو۔ سخت شکائت ہورہی ہو۔ چنانچہ ایک زمیندار بیچارہ نے جس کا چیف کورٹ میں مقدمہ تھا۔ ایک پارچہ چھینٹ کا اسی ترغیب سے آٹھ روپیہ کو خریدا جسکی قیمت صرف آٹھ آنہ تھی + س

ایک بیگ جسمیں [illegible] نقد جمع تھے ازڈاکخانہ نولکھا لاہور سا ٹرے ڈاکخانہ انارکلی کو ایک دوسرے تھیلے میں معہ اور اسباب بند کرکے روانہ کیا۔ سیوا لعل نے ڈاکخانہ میں جب اُسکو کھولا تو وہ نقدی کا بیگ نہ نکلا +

بہیل لوگوں میں سب سے بھاری قسم گتّے کی ہی بہیل گتّے کے سر پر ہاتھ رکھکر کہتا ہی کہ اگر وعدہ خلافی کرے تو اس کا کوسنا پڑے۔ کتّا اُن لوگوں میں ایسا متبرک ہی کہ اگر کوئی مارڈالے تو اُسکو ذات سے نکال دیا جاتا ہی + س-ا-

امیر کابل نے تمام ممالک محروسہ اپنے میں اشتہار جاری کردیئے ہیں کہ پچھلی مُہر شاہی بدل گئی ہی تمام اہل ملک کو مطلع رہنا چاہئے +

بقول امپیریل پیپر مطبوعہ ۲۹ جون ۱۸۸۹ء نیشنل کانگریس کے بانی در اصل بنگالی نہیں بلکہ پونا کے مرہٹے برہمن ہیں جنکے ساتھ بعدہٗ اور لوگ مل گئے اور پونا میں اسکے بانی ہوے اور پونا میں ہی اسکی ابتدائی کارروائی شروع ہوئی +

عجیب واقعہ کا ٹھیاواڑ اونا۔ (علاقہ جوناگڑھ) میں قریب ۴ بجے کے ایک عجیب واقعہ ظہور میں آیا۔ ایک بادل قریب ۵ گز لمبا بشکل سانپ مشرق سے جنوب کو گیا کہ جسکے پیچھے ایک بہت بڑا طوفان مختلف شکل کے اولوں کی بوچھاڑ کرنے لگا جسمیں سپاری سے لیکر آم کی تعداد اولے تھے + ا-ا-

مصلحت کا بدلہ۔ ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ امیر کے ایک مصاحب نے ازراہ نمک حلالی اُن سے کہا کہ روس پیش قدمی کرتا چلا آتا ہی امیر صاحب نے دریافت کیا کہ تمکو کسطرح پر معلوم ہوا۔ اُسنے کہا کہ حضور بہت ہی قریب آگیا۔ امیر صاحب نے کہا کیا مجھے ابھی تک معلوم نہ ہوتا اور اسی وقت اُٹھ کھڑے ہوگئے اور اُسکو اپنے ساتھ باغ میں لیجا کر ایک بہت بڑے اونچے درخت پر چڑھا دیا اور دریافت کیا کہ اب تمکو نظر آتا ہی کہ نہیں۔ اُسنے کہا کہ نہیں اُسکے ایسا کہنے پر امیر صاحب نے ایک گارد اُس درخت کے نیچے تعینات کی کہ ہر وقت ننگی شمشیر لئے ہوئے تیار رہیں اور ہر وقت یہہ ہی دریافت کرتے رہیں کہ اب بھی روس نظر آتا ہی یا نہیں۔ اور اگر یہہ شخص نیچے اُترنا چاہے تو فوراً تلوار سے دو کردو۔ یہہ بیچارہ تین دن تک بھوکا پیاسا رہکر مرگیا

بجلی کا گرنا۔ قصبہ آٹوں میں جو بھیلواڑہ سے جانب نیچے بفاصلہ دو کوس واقعہ ہی بڑی کثرت سے بارش ہوئی اور ایک مکان میں پندرہ بیس آدمی بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اُنپر ایک بجلی گری اور وہ سب بیچارے جل کر مرگئے + ا-ا-

اولوں کی بارش۔ قصبہ اجیا میں جو بھیلواڑہ سے جانب اجمیر تین میل پر واقعہ ہی ۳۱ مئی کو کثرت سے بارش ہوئی اور اولے پڑے سنا جاتا ہی کہ لیموں کے برابر تھے سیکڑوں جانور بھیڑ بکری وغیرہ مرگئے اور زراعت کو بہت نقصان ہوا اور کئی شخص جو جنگل میں تھے وہ بھی مرگئے + منہ

وائنا کے اخبار نویسوں نے یہہ خبر بھیجی ہی کہ مانٹنگرو کی سرحد کے قریب ترکوں نے عیسائیوں کو قتل کرڈالا ہی باقیماندہ لوگوں میں سے ملک مانٹنگرو میں پناہ لینے کے لئے بھاگ گئے ہیں +

غزل

از طبعزاد منشی محمد علی زہیر۔ مشن شفاخانہ امرتسر

بارِ عصیاں سر پہ میرے تھا جو بھاری یا مسیح
باعث اُسکے مجھکو تھی بس بیقراری یا مسیح

خبر تیرے ہی کون حامی بیکس ولاچار کا
تو غریبوں کی ہی کرتا پاسداری یا مسیح

کیوں نہ ہم تجھ پر کریں جان بھی نثار
ہو نظر رحمت کی جب ہم پر تمہاری یا مسیح

سر نگوں ہوویگی دنیا تیرے آگے برملا
پھر دوبارہ تیرے ہی آنے کی باری یا مسیح

جلد آتا ہوں تیرا یہہ قول آتا یاد ہی
دل سے جب تیری ہوں کرتا انتظاری یا مسیح

سب کھڑے ہونگے عدالت کے لئے تیرے حضور
آویگی تیری فلک سے جب سواری یا مسیح

ہوں تڑپتا خاک پر لو جلد اب میری خبر
خنجرِ فرقت لگا ہی دل پہ کاری یا مسیح

خود کو دیکر جان اپنی اے مسیح ابن خدا
جان چھڑائی موت سے تونے ہماری یا مسیح

خوش و خرم ہوگیا تیری عنایت سے زہیر
جب سُنی تونے میری فریاد و زاری یا مسیح

لودیانہ

ہم بڑے افسوس سے اس حیرت انگیز خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ بتاریخ ۱۵ ماہ رواں وقت صبح ۸ یا ۹ بجے ایک بڑی عجیب واردات قتل وقوع میں آئی کہ بابو شب چند برادر رلارام بیلو مل ہزار سو پروائزر کینال ڈیپارٹمنٹ بریلی کی زوجہ کو اُنکے گھر کے ملازم نے جو قوم کا جاٹ اور موضع دھاندلہ کا باشندہ تھا بڑی بے رحمی سے قتل کرڈالا جسکی مختصر کیفیت یہہ ہی کہ اس عورت کا خاوند شہر بریلی میں ملازم تھا اور وہ یہاں اپنی حویلی میں معہ اپنے لڑکے کے جو ۱۲ برس کی عمر کا ہی رہتی تھی بابو صاحب موصوف نے اپنے گھر آنے کے لئے ڈیڑھ ماہ کی رخصت حاصل کی اور گھر میں اپنے آنیکی خبر دی۔ اس پر عورت نے اپنا کچھ زیور لگا کر پہنا۔ اُس نوکر نمک حرام نے زیور کو دیکھا ارادہ اُسکے مارنے کا کیا۔ اور صبح کو وقت جبکہ لڑکا اسکول پر گیا تھا اور وہی صرف اکیلی گھر میں تھی قابو پاکر اسکو بڑی بے رحمی اور بے دردی سے حویلی کے اندر دکسی سے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔ اور رفو چکر ہوگیا۔ اور ۱۱ بجے جبکہ لڑکا اسکول سے گھر میں آیا تو اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھکر چلا اُٹھا اور اپنے نانا کو جو [illegible] پر تھا جاکر خبر دی اور فوراً محلہ میں شور مچ گیا اور پولیس کو خبر دی گئی پولیس اُسی وقت آموجود ہوئی۔ اور تحقیقات شروع ہوگئی معلوم ہوا کہ یہہ کام نوکر ہی کا ہی جو اسوقت سے گم ہی۔ لاش اُسی دن جلائی گئی۔ اور تب سے انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر صاحبان اس کی تحقیقات کر رہے ہیں اس نوکر کے رشتہ دار بلائے گئے ہیں اُن سے اُسکی بابت دریافت کیا جاتا ہی لیکن نوکر تا ہنوز مفقود ہمکو یقین ہی کہ پولیس سعی وکوشش کرکے ضرور اس مقدمہ کا کھوج لگاویگی اور خونی اپنی بدکرداری کی سزا پاویگا۔ چاہئے [illegible]

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا